



سوال

(171) مرحوم کے ورثاء میں چار بھتیجے، دس بھتیجیاں اور ایک بھانجا میں تقسیم وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ حسن علی فوت ہوا اور ورثاء میں 4 بھتیجے 10 بھتیجیاں ایک بھانجا چھوڑا اور فوت ہونے والے نے مرتے وقت ساری ملکیت کی وصیت صرف ایک بھتیجے کے نام پر کی۔ وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والے نے جو ملکیت چھوڑی ہے سب سے پہلے اس میں سے فوت ہونے والے کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے، دوسرے نمبر پر اگر میت پر قرض تھا تو اسے ادا کیا جائے، تیسرے نمبر پر اگر میت نے کسی کے لیے وصیت کی تھی تو کل مال کے تیسرے حصے تک وصیت پوری کی جائے۔ مگر مذکورہ صورت میں بھتیجے کے نام کی جانے والی وصیت کو ادا نہیں کیا جائے گا کیونکہ بھتیجا میت کا وارث ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((لا وصیة لوارث)) (مسند احمد ج 4، ص 86، رقم: 17680)۔

یعنی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔ لہذا اس قاعدے کے مطابق بھتیجے کو کی جانے والی وصیت میں سے بھتیجے کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

اس کے بعد فوت ہونے والے کی ساری ملکیت کو ایک روپیہ قرار دے کر مذکورہ ورثاء میں ترکہ اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

چاروں بھتیجوں کو ملکیت میں سے ہر ایک کو چار چار آنے دیے جائیں گے باقی میت کی دس بھتیجیاں اور بھانجا محروم ہوں گے اس لیے ان کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں ہوگا

100

4 بھتیجے عصبہ 100 ہر بھتیجے کو 25.25

10 بھتیجیاں محروم



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

بجانباً محروم

حداما عندی والتدا علم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 569

محدث فتویٰ